مغربی پاکستان پارکوں اور تاریخی مقامات (لاہور) کا قیام اور بہتری (تنسیخ) آرڈیننس، 1968

(X بابت 1968)

مندرجات

1۔ مختصر عنوان اور آغازِ نفاذ

2۔ تعریفات

3۔ مغربی پاکستان آرڈیننس XXII بابت 1963 کی تنسیخ

4۔ مغربی پاکستان آرڈیننس XXII بابت 1963 کے تحت حاصل کی گئی زمین سے دستبرداری

5۔ معاوضہ

6۔ کلکٹر کا دیوانی عدالت کے اختیارات کا حامل ہونا

7۔ چھوڑی نہ جانے والی زمین کے حوالے سے ٹرسٹ کا سکیم تیار کرنا

8۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار

متن

[1]مغربی پاکستان پارکوں اور تاریخی مقامات (لاہور) کا قیام اور بہتری (تنسیخ) آرڈیننس، 1968

(X بابت 1968)

[20 جنوری، 1969]

مغربی پاکستان پارکوں اور تاریخی مقامات (لاہور) کا قیام اور بہتری (تنسیخ) آرڈیننس، 1963 کی تنسیخ، اس کے تحت ٹرسٹ کے زیرِ ملکیت زمین سے دستبرداری اور اس کے ضمنی یا اضافی تمام معاملات کے لیے آرڈیننس۔

تمہید - جب کہ یہ ضروری ہے کہ مغربی پاکستان پارکوں اور تاریخی مقامات (لاہور) کا قیام اور بہتری آرڈیننس، 1963 کی تنسیخ، ٹرسٹ کے زیرِ ملکیت زمین سے دستبرداری اور اس کے ضمنی یا اضافی تمام معاملات کا بندوبست کیا جائے؛

اور جب کہ مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو رہا ہے اور گورنر مغربی پاکستان مطمئن ہیں کہ ایسے حالات موجود ہیں جن میں فوری قانون سازی کرنا ضروری ہے؛

اس لیے اب، آئین کے آرٹیکل 79 کی شق (1) کے ذریعے تفویض کردہ اختیارات استعمال کرتے ہوئے گورنر مغربی پاکستان مندرجہ ذیل آرڈیننس بخوشی وضع اور نافذ کرتے ہیں:-

1۔ **مختصر عنوان اور آغازِ نفاذ** - (1) یہ آرڈیننس مغربی پاکستان پارکوں اور تاریخی مقامات (لاہور) کا قیام اور بہتری (تنسیخ) آرڈیننس، 1968 کہلائے گا۔

(2) اس کا نفاذ فی الفور ہو گا۔

2۔ **تعریفات** - جب تک کہ سیاق و سباق بصورتِ دیگر تقاضا نہ کرے، اس آرڈیننس میں مندرجہ ذیل اصطلاحات کے معانی وہی ہوں گے جو انھیں اس {آرڈیننس} کے ذریعے بالترتیب دیے گئے ہیں، یعنی-

---

[1] یہ آرڈیننس گورنر مغربی پاکستان نے 23 اکتوبر، 1968 کو نافذ کیا؛ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین (1962) کے آرٹیکل 79 کی شق (3) کے تحت مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کی جانب سے 14 جنوری، 1969 کو منظور ہوا؛ 18 جنوری، 1969 کو گورنر مغربی پاکستان نے اسے منظور کیا؛ اور مؤرخہ 20 جنوری، 1969 کو مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 114-اے تا 114-ایف پر شائع ہوا۔

(اے) "ڈپٹی کمشنر" سے مراد ضلع لاہور کا ڈپٹی کمشنر ہے اور اس میں کوئی دیگر افسر بھی شامل ہے جو کم سے کم تین سال تک خواہ مسلسل یا بصورتِ دیگر، کسی ضلعے کی عام انتظامیہ کا چیف آفیسر انچارج رہا ہے جسے اس آرڈیننس کے مقاصد کے لیے حکومت کی جانب سے ڈپٹی کمشنر کے طور پر مقرر کیا گیا ہے؛

(بی) "حکومت" سے مراد حکومتِ [2][پنجاب] ہے؛

(سی) "زمین" سے مراد ایسی زمین ہے جس کے حوالے سے مغربی پاکستان پارکوں اور تاریخی مقامات (لاہور) کا قیام اور بہتری آرڈیننس، 1963 کی دفعات کے مطابق مکمل معاوضہ ادا نہیں کیا گیا ہے یا اگر ادا کیا گیا ہے تو، اس میں کوئی استحقاق یا مفاد رکھنے والے تمام اشخاص کی جانب سے اسے غیر مشروط طور پر قبول نہیں کیا گیا ہے؛

(ڈی) "مارشل لا آرڈر نمبر۔126" سے مراد 6 مئی، 1962 کو مارشل لا ایڈمنسٹریٹر، حلقہ 'بی' کی جانب سے جاری کیا گیا مارشل لا آرڈر نمبر 126 ہے؛

(ای) "ٹرسٹ" سے مراد قصباتی ترقی ایکٹ، 1922 کے تحت تشکیل دیا گیا لاہور ترقیاتی ٹرسٹ ہے۔

3۔ **مغربی پاکستان آرڈیننس XXII بابت 1963 کی تنسیخ** - مغربی پاکستان پارکوں اور تاریخی مقامات (لاہور) کا قیام اور بہتری آرڈیننس، 1963 کو اس {آرڈیننس} کے ذریعے منسوخ کیا جاتا ہے۔

4۔ **مغربی پاکستان آرڈیننس XXII بابت 1963 کے تحت حاصل کی گئی زمین سے دستبرداری** - (1) وقتی طور پر نافذ العمل کسی قانون، معاوضے کی تشخیص کرنے والے کسی فیصلے، یا کسی عدالت کی کسی ڈگری، فیصلے یا حکم میں اس کے برعکس کچھ بھی درج ہونے کے باوجود، ٹرسٹ، اس آرڈیننس کے نفاذ کے نوّے دِن کے اندر زمین پر رکھے گئے یا ذخیرہ کیے گئے تمام سامان بشمول ٹرسٹ کی جانب سے اس پر تعمیر کی گئی یا کھڑی کی گئی کوئی تنصیب، مستقل طور پر رکھا گیا ساز و سامان یا ڈھانچے کو اس زمین سے ہٹائے گا اور ساری زمین کی ملکیت سے دستبردار ہو جائے گا۔

وضاحت - اس ذیلی سیکشن کے مقاصد کے لیے کسی زمین کے حوالے سے نوّے دِن کی مدّت کو شمار کرتے ہوئے، ایسی مدّت کو منہا کیا جائے گا جس کے دوران ٹرسٹ کسی قانونی نااہلیت کے زیرِ اثر ہو یا اسے کسی قانونی طور پر جائز حکم کی وجہ سے اس زمین کی ملکیت کی دستبرداری سے منع کیا گیا ہو۔

(2) اس آرڈیننس کے نفاذ کے بعد، جتنی جلدی ممکن ہو، ٹرسٹ ایسی انکوائری، اگر کوئی ہے، جسے یہ ضروری سمجھے، کرنے کے بعد تحریری حکم کے ذریعے ایسے شخص کو مخصوص کرے گا جسے ذیلی سیکشن (1) کے تحت اس کی جانب سے چھوڑی گئی کسی زمین کی ملکیت دی جانی ہے۔

---

[2] بذریعہ قوانین کی وفاقی تطبیق آرڈر، 1975 (پی۔ او نمبر 4 بابت 1975)، الفاظ "مغربی پاکستان" سے بدل دیا گیا، یکم اگست، 1975 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 2 اور شیڈول؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 435 تا 467 پر شائع ہوا۔

(3) ذیلی سیکشن (2) کے تحت جاری کردہ کسی حکم میں مخصوص کیے گئے شخص کو زمین کی ملکیت کی سپردگی، اس زمین کے حوالے سے ٹرسٹ کی تمام ذمہ داری سے مکمل بریت ہوگی لیکن یہ کسی ایسی زمین کے حوالے سے کسی حق کو متاثر نہیں کرے گی جسے کوئی شخص قانون کے باضابطہ عمل کے ذریعے کسی ایسے شخص کے خلاف استعمال کرنے کا حق دار ہو سکتا ہے جسے اس زمین کی ملکیت دی گئی ہے۔

(4) اس شخص کے نہ ملنے کی صورت میں جسے ذیلی سیکشن (2) کی دفعات کے تحت کسی زمین کی ملکیت دی جانی ہے اور اس کا کوئی نمائندہ یا اس کی جانب سے سپردگی لینے کے لیے مجاز بنایا گیا دیگر شخص نہ ہونے کی صورت میں، ٹرسٹ کا چیئرمین یہ اعلان کرتے ہوئے کہ یہ زمین اس شخص کو واپس دی جا رہی ہے اس زمین کے کسی نمایاں حصے پر آویزاں کرنے کے لیے ایک نوٹس جاری کرے گا اور نوٹس کو سرکاری گزٹ میں بھی شائع کرے گا۔

(5) ذیلی سیکشن (4) میں حوالہ دیے گئے نوٹس کا سرکاری گزٹ میں شائع ہونے کی صورت میں، اس نوٹس میں مخصوص کی گئی زمین کو اس کی ملکیت کے حق دار شخص کو منتقل کردہ سمجھا جائے گا اور ٹرسٹ نوٹس کی اشاعت کی تاریخ کے بعد کسی عرصے کے لیے اس زمین کے حوالے سے کسی معاوضے یا دعوے کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

5۔ معاوضہ - (1) اس سارے عرصے کے دوران جس میں زمین، مغربی پاکستان پارکوں اور تاریخی مقامات (لاہور) کا قیام اور بہتری آرڈیننس، 1963 یا مارشل لا آرڈر نمبر 126 کی دفعات کے تحت سیکشن 4 کی دفعات کے مطابق اس کی سپردگی کی تاریخ تک، ٹرسٹ کے زیرِ ملکیت تھی، ٹرسٹ کی جانب سے اس کے استعمال اور قبضہ کے لیے اس کا معاوضہ بعد ازیں وضع کیے گئے طریقِ کار اور اصولوں کے مطابق واجب الادا ہوگا:-

(اے) اگر معاوضے کی رقم معاہدے کے ذریعے مقرر کی جا سکتی ہو یہ اس معاہدے کے مطابق ادا کی جائے گی؛

(بی) ایسی صورتوں میں جہاں ایسا معاہدہ نہ کیا جا سکے، ٹرسٹ کی جانب سے ڈپٹی کمشنر کے حوالے کیا جائے گا؛

(سی) ڈپٹی کمشنر، معاوضے کی رقم مقرر کرتے ہوئے اس لگان کو زیرِ غور رکھے گا جس پر اس زمین کو مغربی پاکستان پارکوں اور تاریخی مقامات (لاہور) کا قیام اور بہتری آرڈیننس، 1963 یا مارشل لا آرڈر نمبر 126 کی دفعات کے تحت ٹرسٹ کی جانب سے زیرِ قبضہ لینے سے فوری پہلے ٹھیکے پر دیا گیا تھا، یا اگر ٹرسٹ کی جانب سے اس زمین کو زیرِ قبضہ لیے جانے پر ٹھیکے پر نہیں دیا گیا تھا تو ٹرسٹ کی جانب سے اس زمین کا قبضہ لینے سے قبل بارہ ماہ کے دوران اس علاقے میں اسی طرح کے حالات میں ایسی ہی زمین کے لگان کو زیرِ غور رکھا جائے گا۔

(1-اے) ذیلی سیکشن (1) کے تحت واجب الادا معاوضے میں درج ذیل کے لیے معاوضہ شامل ہوگا-

(اے) اس زمین پر کھڑے درختوں یا فصلوں کے لیے جنھیں اس عرصے کے دوران کاٹا یا ہٹایا گیا تھا جب زمین ٹرسٹ کے زیرِ ملکیت تھی؛

(بی) مذکورہ عرصے کے دوران زمین پر نرسریوں کو ہونے والے کسی نقصان کے لیے؛

(سی) مذکورہ عرصے کے دوران اس زمین پر موجود گھروں، دکانوں یا دیگر ڈھانچوں کو ہونے والے کسی نقصان کے لیے:

بشرطیکہ اِس ذیلی سیکشن کے تحت کوئی معاوضہ اس وقت تک واجب الادا نہیں ہو گا جب تک کہ حصولِ اراضی کلکٹر کو اس آرڈیننس کے نافذ العمل ہونے سے پہلے تحریری طور پر ٹرسٹ کی جانب سے اس کا دعویٰ نہیں کیا گیا تھا۔

(2) ذیلی سیکشن (1) کے تحت واجب الادا معاوضے کو ایسے تمام اشخاص میں جن کے اس زمین میں کسی حق یا مفاد کا علم ہے یا سمجھا جاتا ہے، ان کے متعلقہ حقوق اور مفاد کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

(3) ذیلی سیکشن (1) کی شق (سی) یا ذیلی سیکشن (2) کے تحت ڈپٹی کمشنر کے فیصلے سے متاثرہ کوئی فریق اس فیصلے کی تاریخ سے نوّے دِن کے اندر کمشنر کو اپیل کر سکتا ہے۔

(4) کسی اپیل، اگر کوئی ہو، کے نتیجے کے تحت، ڈپٹی کمشنر کا فیصلہ قطعی اور فریقین کے درمیان حتمی ہو گا اور اسے کسی مقدمے یا بصورتِ دیگر کسی ذریعے سے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جائے گا۔

(5) دائرۂ اختیار رکھنے والی کسی دیوانی عدالت میں کوئی درخواست دائر کیے جانے پر، ڈپٹی کمشنر کے فیصلے پر یوں عمل درآمد ہو گا جیسا کہ یہ اُس عدالت کی جاری کردہ کوئی ڈگری ہو۔

(6) کسی زمین کے حوالے سے اس سیکشن کی دفعات کے تحت ٹرسٹ کی جانب سے معاوضے کی ادائیگی، اس زمین کے حوالے سے ٹرسٹ کی مکمل بریت ہو گی، اور وقتی طور پر نافذ العمل کسی دیگر قانون، یا معاوضے کی تشخیص کرنے والے کسی فیصلے یا عدالت کی کسی ڈگری، فیصلے یا حکم میں کچھ بھی درج ہونے کے باوجود، ٹرسٹ اس زمین کے حصول یا استعمال یا قبضے کے لیے کوئی دیگر معاوضہ ادا کرنے کا پابند نہیں ہو گا۔

(7) اس سیکشن کی دفعات کے تحت ٹرسٹ کی جانب سے واجب الادا کسی رقم کا مغربی پاکستان پارکوں اور تاریخی مقامات (لاہور) کا قیام اور بہتری آرڈیننس، 1963 یا مارشل لا آرڈر نمبر 126 کی دفعات کے تحت اس زمین کے حوالے سے ٹرسٹ کی جانب سے کسی اداشدہ معاوضے یا کی گئی ادائیگی میں تسویے کیا جائے گا، اور اگر ایسے تسویہ پر کوئی رقم ٹرسٹ پر واجب الادا ہو تو یہ رقم اس شخص سے مالیۂ اراضی کے بقایاجات کے طور پر واجب الوصول ہو گی جسے ٹرسٹ کی جانب سے یہ معاوضہ ادا کیا گیا تھا یا ادائیگی کی گئی تھی۔

6۔ **کلکٹر کا دیوانی عدالت کے اختیارات کا حامل ہونا** - اِس آرڈیننس کے تحت اپنے افعال کی انجام دہی کے مقاصد کے لیے ڈپٹی کمشنر کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو مجموعۂ ضابطۂ دیوانی، 1908 کے تحت کسی گواہ کی حاضری کو یقینی بنانے یا کوئی دستاویز یا دیگر شے پیش کرنے کے حوالے سے دیوانی عدالت کو حاصل ہیں۔

7۔ **چھوڑی نہ جانے والی زمین کے حوالے سے ٹرسٹ کا سکیم تیار کرنا** - ٹرسٹ، مغربی پاکستان پارکوں اور تاریخی مقامات (لاہور) کا قیام اور بہتری آرڈیننس، 1963 یا مارشل لا آرڈر نمبر 126 کی دفعات کے تحت زیرِ ملکیت لی گئی زمین، جسے سیکشن 4 کی دفعات کے تحت چھوڑا نہیں جانا ہے، کے حوالے سے قصباتی ترقی ایکٹ، 1922 کے تحت ایک سکیم تیار کرے گی۔

8۔ **قواعد وضع کرنے کا اختیار** - (1) حکومت اِس آرڈیننس کی دفعات کو مؤثر بنانے کے مقاصد کے لیے قواعد وضع کر سکتی ہے۔

(2) بالخصوص اور مذکورہ بالا اختیار کی عمومیت کو متاثر کیے بغیر، ایسے قواعد درج ذیل کے لیے بندوبست کر سکتے ہیں۔

(اے) معاوضے کی رقم متعین کرنے اور اس کی تقسیم کے لیے ڈپٹی کمشنر کی جانب سے اپنایا جانے والا ضابطۂ کار؛ اور

(بی) ڈپٹی کمشنر کے سامنے کسی کارروائی کے خرچ کو بانٹنے کے لیے اپنائے جانے والے اصول۔